ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

برصغیر پاک وہند کے شاتمین اوران کا انجام: تجزیاتی مطالعہ

SHATMINS OF THE INDIAN SUBCONTINENT AND THEIR FATE: AN ANALYTICAL STUDY

☆محمد حسنین
ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامی فکر وتہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

ABSTRACT

History is a witness that when any cursed dared to blaspheme the Seal of the Prophets Hazrat Muhammad Rasulullah sallallahu alayhi wa sallam, his life in this world was not only difficult, but such cursed people also met their evil end at the hands of Muhammad sallallaahu alayhi wa sallam. Rasulullah sallallahu alayhi wasallam is such an irrevocable and final law in which no believer and Islam is ready to compromise, this issue is an important issue with the blood of all Muslims. Forces hostile to Islam have tried all their tactics to destroy religion and truth in different periods of history, but instead of disappearing, Islam has risen more, instead of shrinking, it has spread, instead of being suppressed, it has become all-encompassing. The Sabaeans brought tribulations and perished with the tribulations themselves, the foreigners also perished, the crusaders of Europe came by storm and continued to come for centuries, but the Mujahideen drowned in the whirlwind of the horses of Islam. What did Now you should shoot the last arrow of your quiver so that the Muslim Ummah is so wounded that this wound cannot be healed. This order was issued at the beginning of the twentieth century and the offspring of the devil began to complete this last mission. There were two types of people in it, one group insulted the Prophet (peace be upon him). On the other hand, the claimants of Prophethood, who after insulting the Messenger and robbing Prophethood in any way, fall into the same category, who are cursed and rejected by God Almighty.

برصغیر پاک وہند میں بھی جھوٹے مدعیان نبوت اور گستاخان رسول کی ناپاک سرگزشت رہی جس کی بیخ کنی اہل اسلام واہل ایمان نے مختلف مواقع پر کی، چودہ صدیوں پر پھیلی تاریخ گواہ ہے کہ شمع رسالت ﷺ کے پروانوں نے شجرہ اسلام کی آبیاری ہر دور میں اپنے لہو سے کی ہے، اسلام انہی کے دم سے ہر دور میں تابندہ رہا ہے ۔ آج بھی اسلام کے گلشن میں ساری بہار اسی کی ہے یہ عشق مصطفی ﷺ کا جذبہ ہی ہے جو ایمان کی کھیتی کو ہرا بھرا رکھتا ہے ،اس بات کو جتنا کفار جانتے ہیں اتنا شاید مسلمان بھی نہیں جانتے، اس لیے دنیا بھر کے کفار سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر مسلمانوں کے اس جذبہ عشق رسول ﷺ سے ڈرتے ہیں اور وہ صدیوں سے اپنی ساری توانائیاں اسی ایک نقطے پر مرکوز کیے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اہل ایمان کے دل سے جذبہ عشق رسول ﷺ کی تپش مٹا دیں، یہی ان کا منصوبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہیگا اور یہی عہد جدید کا سب سے بڑا چیلنج عاشقان رسول ﷺ کیلیے ہے، اسلام دشمن قوتیں تاریخ کے مختلف ادوار میں دین حق کو مٹانے کیلئے اپنے سب حربے آزما چکیں لیکن اسلام مٹنے کی بجائے مزید ابھرتا گیا، سکڑنے کی بجائے اور پھیلتا گیا، دبنے کی بجائے سب پر حاوی ہوتا گیا۔ مدعیان نبوت ابھرے اور دم توڑ گئے، مرتدین بھاگے اور مٹ گے یالوٹ آئے، سبائی فتنے لے کر اٹھے اور خود بھی فتنوں سمیت معدوم ہوگئے، خارجی بھی دم توڑ گئے، یورپ کے صلیبی لشکر طوفان اٹھاتے ہوئے آئے اور صدیوں تک آتے رہے لیکن مجاہدین اسلام کے گھوڑوں کی اڑائی ہوئی گرد میں ڈوب گئے، تاریخ کے یہ سب ادوار جب دشمن دیکھ اور بھگت چکا تو اس نے فیصلہ کیا۔ اب اپنے ترکش کا آخری تیر چلا دینا چاہیے تا کہ امت مسلمہ کا سینہ ایسا گھائل ہو کہ پھر یہ زخم مٹ نہ سکے، یہ حکم بیسویں صدی کے آغاز میں جاری ہوا اور پھر شیطان کی ذرّیت اس آخری مشن کی تکمیل میں لگ گئی۔ اس میں دو طرح کے لوگ تھے، ایک گروہ اہانت رسول ﷺ پر کمربستہ ہو کر اپنی مذموم کوششوں میں مصروف عمل تھا،

JAHAN-E-TAHQEEQ جہان تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

دوسری طرف مدعیان نبوت جو کسی بھی طرح سے اہانت رسول اور نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے کے بعد اسی زمرے میں آتے ہیں، جو خدا تعالیٰ کی طرف سے لعین اور مردود ٹھہرائے گئے ہیں۔

فصل ہذا میں ایسے لعین گروہ کا تذکرہ اور ان کے برے انجام کا تذکرہ ہوگا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شکست اور ناکامی کی چوٹ سے مسلمان ذہنی طور پر مفلوج ہو رہے تھے اور سیاسی و تہذیبی غلامی کے خطرہ سے دوچار تھے ایک طرف فاتح انگریزی سلطنت کی نئی تہذیب وثقافت اور دوسری طرف ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے عیسائی پادری مسیحیت کی تبلیغ میں سرگرم تھے، مسلمانوں کی نئی نسل اس دعوت و تبلیغ کا خاص ہدف تھے۔ اسی دوران انگریز ہندوستان پر مکمل قابض ہو چکا تھا اور مسلمانوں کی سیاسی و فوجی قوت کو ختم کرنے اور اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے سرتوڑ کوششیں کی جارہی تھیں حکومتِ برطانیہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور جوشِ مذہبی سے ہر وقت ہراساں وپریشان رہتی تھی چنانچہ اس نے اسلام پر ضرب کاری لگانے اور شیرازہ اسلام کو بکھیرنے کیلئے جعلی نبوت کی ایک بھیانک سازش تیار کی اور اشارہ فرنگی پر ایک ضمیر وایمان فروش مرزا غلام احمد قادیانی نے ظلی وبروزی نبی ہونے کا ایسا دروازہ کھولا جس کے ذریعے منسوخی جہاد تحریف قرآن جیسے باطل عقائد و نظریات کی تبلیغ کروائی گئی۔

مدعی نبوت مرزائی عبداللہ تیاپوری

مرزا قادیانی کے بعد اس کی ذریت نے بھی ظلی وبروزی نبوت کے دروازہ کو کھلا رکھا اور جس قادیانی کا جی چاہا اس نے دعوی نبوت کر دیا، انہی بدبختوں کذابوں اور جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک جھوٹا مدعی نبوت مرزائی عبداللہ تیاپوری بھی ہے، یہ شخص تیارپور واقع قلمرو حیدرآباد دکن کا رہنے والا تھا پہلے روح القدس کے نزول کا مدعی بنا پھر مظہر قدرت ثانیہ ہونیکا دعوی کیا اس شخص نے انجیل قدسی کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ان خطوط کو جو محترمہ محمدی بیگم سے عقد کرنے کے سلسلہ مساعی میں لکھے تھے، پسندیدہ خیال نہیں کیا اور لکھا کہ ان خطوط کے پڑھنے سے دل میں نفرت و کراہت پیدا ہوتی ہے۔ اس شخص کو سب سے پہلی وحی یہ ہوئی تھی "یاایھا النبی تیارپور میں رہیو" اس شخص نے پیشینگوئی کی تھی کہ مرزا محمود بہت جلد میری بیعت میں داخل ہو جائیگا جو پوری نہ ہو سکی۔ اپنی کتاب "محاکمہ آسمانی" میں لکھتا ہے:

"مرزا قادیانی کو صرف مقام شہود حاصل تھا اور وہ مقام وجودی سے بالکل عاری تھے لیکن مجھے یہ دونوں مقام حاصل ہیں اس لئے میں ظل محمد بھی ہوں اور احمد بھی، درجہ رسالت میں مرزا قادیانی اور میں دونوں بھائی ہیں اور مساوی حیثیت رکھتے ہیں جو فرق کرے وہ کافر ہے۔"[1]

اس مذکورہ عبارت میں عبداللہ نے خود کو مرزا قادیانی سے ایک درجہ بلند قرار دیا ہے البتہ نبوت ورسالت میں خود کو مساوی رکھا ہے اور مرزا کی طرح اپنی جھوٹی نبوت کے منکرین کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

مجھے شریعت محمدیہ ﷺ میں تبدیلی کا اختیار ہے

---

[1] محمد رفیق، دلاوری، ابوالقاسم، "آئمہ تلبیس" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ۲۰۱۰ء، ص: ۲۵۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

سابقہ جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح اپنے پیرو کیلئے نئی شرع وضع کی جس میں سود کی حلت عورتوں کا بے حجاب رہنا اور رمضان کے تین روزوں کا تیس کی جگہ کافی ہونا قرار دیا گیا اور خود کو صاحب شریعت نبی قرار دیا اور شرع میں تغیر و تبدل کے اختیار کا اعلان کیا۔

مولانا محمد عالم آسی لکھتے ہیں:

مولانا محمد عالم آسیؒ اپنی کتاب ''الکاویہ'' میں لکھتے ہیں۔اس شخص (عبد اللہ تیار پوری) نے اپنی کتاب ''قدسی فیصلہ'' میں اعلان کیا :

''میں نے خدا کے دربار میں حاضر ہو کر درخواست کی تھی الٰہی مسلمان مفلس ہو رہے ہیں اس لیے سود خوری کی ممانعت دور فرمائی جائے جواب ملا کہ ساڑھے بارہ روپے سیکڑہ سود کی اجازت دیتا ہوں اسی طرح حکم ملا کہ رمضان کے تین روزے کافی ہیں عورتیں بے حجاب رہ سکتی ہیں کیونکہ میں بروز محمد ہوں اس لئے مجھے شریعت محمدی میں فسخ و تبدیلی کا اختیار ہے۔''[1]

اس طرح عبد اللہ تیار پوری نے اپنی جھوٹی نبوت کی دکانداری چمکانے کیلئے شرع میں ترمیم کی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے عورتوں کے حجاب کو ممنوع قرار دیا اس کے ساتھ ساتھ عبادات میں بھی بذریعہ ترمیم رمضان المبارک کے تیس روزوں کو تین قرار دیدیا اس طرح لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت کے دام تزویز میں پھانسنے کیلئے مختلف قسم کے حیلے بہانے کرتا رہا۔

مدعی نبوت مرزائی عبد اللطیف گناچوری

ایک اور مشہور مرزائی عبد اللطیف گناچوری نے دعوی نبوت کر دیا اس نے اپنے دعوی نبوت کی تائید میں ایک ضخیم کتاب ''چشمہ نبوت'' شائع کی اس میں لکھتا ہے:

''جس طرح مرزا قادیانی کا نام زمین پر غلام احمد اور آسمان پر مسیح ابن مریم تھا اس طرح خدا نے زمین پر میرا نام عبد اللطیف اور آسمانوں میں محمد بن عبد اللہ موعود رکھا ہے جس طرح مرزا قادیانی روحانی اولاد بن کر سید ہاشمی بن گئے تھے اسی طرح میں بھی آل رسول میں داخل ہوں۔خواجہ نعمت اللہ ولی کی پیشین گوئی کا مصداق میں ہوں، احادیث میں جو مہدی آنیکا ذکر ہے وہ میں ہوں دانیال نبی نے میرا ہی زمانہ ۱۳۳۵ہجری سے ۱۳۴۰ہجری تک بتایا ہے، ہم کسی مسلمان کو محض اس بنا پر کافر نہیں کہ سکتے کہ اس نے ہم سے بیعت کیوں نہیں کی کیونکہ اس قسم کی باتیں فروعات میں داخل ہیں احمدیوں کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ مسیح اور مہدی دونوں کی ایک ہی شخصیت ہیں کیونکہ مرزا قادیانی فرما چکے ہیں کہ مجھ سے پہلے بھی مہدی آچکے ہیں اور بعد میں بھی آئیں گے ان کے زمانے میں کوئی مہدی نہ تھا اس لئے میں مہدی آخر الزماں ہوں مرزا قادیانی کو اٹھارہ سال تک اپنی رسالت کا یقین نہ تھا آخر جب زور سے وحی آنے لگی تو یقین ہوا میرے نوے معجزات ہیں میری پیشین گوئیاں مرزا قادیانی سے بھی بڑھ کر سچی نکلی ہیں چنانچہ ہندوستان میں وبائیں زلزلے اور سیاسی انقلابات میری پیشین گوئیوں کے مطابق آئے۔لیکن مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں درست نہ نکلیں''۔[2]

---

[1] محمد رفیق، دلاوری، ابو القاسم، ''آئمہ تلبیس''، ص:۷۲۵

[2] محمد رفیق، ''آئمہ تلبیس''ص:۷۲۶

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

مذکورہ عبارت میں عبداللطیف گناچوری نے خود کو اُل رسول میں سے قرار دیا اور مہدی آخر الزماں ہونیکا مدعی ہوا، مرزا قادیانی کی طرح اس نے بھی اپنے دونام رکھے ہوئے تھے زمین پر عبداللطیف اور آسمانوں پر محمد بن محمد موعود، اس نے اپنے دعوی نبوت ومہدی آخر الزماں کے اثبات کیلئے ان تمام دلائل کا سہارا لیا ہے جن میں مرزانے تلبیس سے کام لیکر اپنی جھوٹی نبوت کے اثبات کی سعی لاحاصل کی تھی۔

گھر کی گواہی مرزا قادیانی کذاب تھا

عبداللطیف گناچوری نے اپنے دعوی نبوت کو مضبوط کرتے ہوئے مرزا کی جھوٹی نبوت کا پردہ بھی چاک کر دیا اور ایک ایسی تلخ اور اٹل حقیقت کو بیان کر دیا جس کو سن یا پڑھ کر ہر عقل منداس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ مرزا قادیانی یقیناً کذاب تھا اور ضلوا فاضلوا کا مصداق اعظم تھا، نیز مرزا قادیانی کی ظلی وبروزی نبوت کے ڈھونگ کا مقصد مال وزر کا حصول تھا، چنانچہ عبداللطیف گناچوری اپنی کتاب چشمہ نبوت کے مذکورہ اقتباس میں بڑے واضح الفاظ میں مرزا کو ان کی جھوٹی پیشینگوئیوں کی روشنی میں کذاب کہتاہے کیونکہ مرزا کی پیشینگوئیاں غلط ثابت ہوئی تھیں اور میری پیشینگوئیاں صحیح اور درست نکلی ہیں چنانچہ ہندوستان میں زلزلے وبائیں اور سیاسی انقلابات میری پیشینگوؤں کے مطابق آئے ہیں۔

مدعی نبوت مرزائی مسٹر یار محمد وکیل ہوشیار پور

ایک اور مرزائی شخص مسٹر یار محمد وکیل ہوشیار پور نے دعوی نبوت کر دیا اس کا دعوی ہے کہ محمدی بیگم جس کے ساتھ مسیح موعود مرزا قادیانی کا آسمان پر نکاح ہوا تھا وہ در حقیقت میں ہوں اور نکاح سے مراد میرا بیعت میں داخلہ ہے۔

مرزا قادیانی کا حقیقی جانشین میں ہوں

مرزا قادیانی کی جانشینی اور گدی کا اصل استحقاق مجھے حاصل ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے ”الوصیۃ“میں جو پیشین گوئی کی تھی:

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہو گا اس کا صحیح مصداق میں ہوں کیونکہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی کہا تھا کہ قدرت ثانیہ کا مظہر وہ ہو گا جو میری خو بو پر ہو گا سو یہ علامت میری ذات میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔“ [1]

اس طرح مسٹر یار محمد وکیل نے تحریرات مرزا قادیانی سے بہت ساری علامات اپنے اوپر فٹ کرکے امت مرزائیہ میں ایک مقام ومرتبہ حاصل کر لیا اور اپنی جھوٹی نبوت کی ڈفلی بجانے لگا، موصوف نے بہت کوشش کی کہ مرزا محمود اس کیلئے مسند خلافت خالی کر دے مگر کسی طرح راضی نہ ہوا، اور مسٹر یار محمد وکیل حصول مسند خلافت کی خواہش لیکر واصل جہنم ہوا۔

علامہ عنایت اللہ مشرقی کا دعوی مہدویت

---

[1] محمد عالم، آسی، امر تسری، ”احتساب قادیانیت“ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، مارچ ۲۰۰۹ء، ج:۲۶، ص:۵۳۵

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

ایک اور شخص علامہ عنایت اللہ مشرقی امر تسر نے دعوی مہدویت کر دیااس کامولد امر تسر ہے ابتدائی تعلیم پنجاب سے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری یورپ سے حاصل کی، سر شتہ تعلیم میں وزارت کاعہدہ سنبھالا، طبیعت میں تند ہی تھی، ڈی گریٹ ہو کر پر نسپل بنا پھر ماسٹر کے عہدہ پر فائز ہوااس نے ایک کتاب "تذکرہ" لکھی جس کے متعلق اسکااعلان تھا۔ یہ کتاب دس جلدوں میں ختم ہو گی مگر اس کی بد قسمتی سے ایک جلد میں ختم ہو کر رہ گئی اس میں قرآنی آیات کاسہارالیکر مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اسلام حقیقی کی مخالفت کرتے ہوئے اسلام جدید کی بنیاد ڈالکر مسلمانوں کو پریشان کیا گیا تھا۔

اس کی تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے علامہ عالم امر تسریؒ لکھتے ہیں:

"پانچ بنائے اسلام کلمہ صوم صلوۃ حج اورزکوۃ اسوقت فروعات میں داخل ہیں، آج اہل اسلام کے یہ دس اصول مقرر کیے جاتے ہیں۔ ملکر کام کرنا، اتحاد بین الاقوام، حکومت کی تابعداری، مخالفین سے جہاد بالمال، جہاد بالنفس، جہاد بالسیف غیر ممالک کا سفر کرنا، سعی و عمل کی رکاوٹیں دور کرنا، استقلال، مکارم اخلاق تعلیم اورایمان بالآخرۃ، خدانے بھی کہا تھا مگر علمائے امت نے لوگوں کو بہکا کر نماز روزہ میں لگادیا پس جو شخص اس اصول کا پابند ہو گا وہی مسلمان ورنہ کافر ہے، یااللہ تو نے مجھے خبر دی ہے کہ مسلمان بہت جلد تباہ ہو جائیں گے اس لیے میں نے ان کو تنبیہ کر دی ہے۔"[1]

اس مذکورہ اقتباس میں موصوف نے بنائے اسلام کو فروعات میں داخل کر کے اسلام کو منہدم کرنے کی اوراسلام کاجدید ایڈیشن متعارف کروانے کی کوشش کی ہے اور تمام علمائے امت پر کتمان حق کرنے کاالزام لگایا ہے کہ علماء نے اصل دین اور اسلام امت تک نہیں پہنچایااور اپنی طرف سے امت کو ادائیگی نماز (فروع) کی طرف لگادیا ہے اصول عشرہ کو پس پشت ڈال دیااسلام کے جدید ایڈیشن میں بیرون ممالک کے اسفار بھی اصول اسلام میں داخل ہیں اور جو ان اصول عشرہ کا پابند نہ ہو گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزائی ڈاکٹر محمد صدیق بہاری کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی ڈاکٹر محمد صدیق بہاری نے یوسف صدیق اللہ ہونے کا دعوی کر دیا، صدیق بہاری صوبہ بہار کے علاقہ گدک کا رہنے والا مرزائیوں کی لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اپنی کتاب ظہور بشویور میں لکھتا ہے:

" مسیح قادیانی وشنو اتار تھا خلیفہ محمود ابن مرزاغلام احمد ویر بسنت ہے اور میں چن بشو بسیور ہوں میرے ظہور کے بعد سات سال تک مرزا محمود مر جائیگا صوبہ بہار کے ہنود کی مذہبی کتابوں میں دو موعود مذکورہ ہیں اور ہندولوگ انکا سخت بے چینی سے انتظار کر رہے تھے ان علامات کے مطابق میں ظاہر ہوا ہوں میری والدہ نے بیوہ ہو کر نکاح ثانی کیا تو میں ساتویں نمبر پر پیدا ہوا برہمچاری بن کر علاقہ ناٹک کو گیا۔ ۸ سال تک پوشیدہ رہ کر ظاہر ہوا، پیٹھ پر سانپ کے منہ کا نشان موجود ہے، ہاتھ میں سنکھ بیل چکر وغیرہ کے نشانات بھی موجود ہیں۔"[2]

---

[1] محمد عالم، آسی، "احتساب قادیانیت" ج: ۲۶، ص: ۶۳۷

[2] محمد عالم، آسی، "احتساب قادیانیت" ج: ۲۶، ص: ۵۳۹

اس مذکورہ اقتباس میں ڈاکٹر صدیق بہاری نے خود کو چن بشوبیور مرزا قادیانی کو وشنو اتار اور خلیفہ محمود کو احمد ویر بسنت کے ناموں سے منسوب کرتے ہوئے اپنے نبی ہونے کے دلائل کو کتب ہنود سے ثابت کیا ہے کہ ہنود کی مذہبی کتابوں میں دو معود کے آنے کا ذکر ملتا ہے ان میں سے ایک میں ہوں کیونکہ میں ہی علاقے ناٹک کو گیا، ۸ سال کی غیبوبیت کے بعد ظاہر ہوا سابقہ جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح صدیق بہاری کی مرزا محمود کی موت کے متعلق پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔

مدعی نبوت بایزید ابن عبداللہ

ایک شخص بایزید ابن عبداللہ نے ۹۳۱ ہجری جالندھر (پنجاب) میں دعویٰ نبوت کر دیا اور کہتا تھا کہ جبرائیل امین میرے پاس رب العلمین کی طرف سے پیغام لاتے ہیں اور میں خالق کون و مکان کو اپنی ان دو ظاہری آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور بلا توسل جبرائیل بھی خدا سے گفتگو کرتا ہوں۔ اس نے ایک کتاب۔"خیر البیان" چار زبانوں (عربی، فارسی، ہندی، پشتو) میں لکھی۔ اس کتاب کے متعلق وہ اس بات کا مدعی تھا۔"خیر البیان" کلام الٰہی ہے اس میں صرف وہی باتیں ہیں جو رب العلمین نے مجھے مخاطب کر کے کہیں ہیں اسی بنا پر اس کے پیرو اس کے صحیفہ الٰہی ہونیکا اعتقاد رکھتے تھے۔ اس طرح بایزید مسجع عربی عبارات اور جھوٹے الہام و خوابوں کے ذریعے سادہ لوح عوام کے ایمان کو لوٹتا رہا اور اپنی جھوٹی نبوت کی دوکانداری چمکانے میں شب و روز مصروف رہا۔ بایزید کو بچپن سے ہی صوفیانہ ریاضتوں اور دوسرے مذہبی فرائض کی معلومات حاصل کرنے کا شوق تھا۔ جب کبھی موقع ملتا، تھوڑا بہت مطالعہ کر لیتا و گرنہ زیادہ تر اس کی توجہ صوفیانہ ریاضتوں اور دوسرے مذہبی فرائض کی معلومات حاصل کرنے کی طرف ہی رہتی تھیں، انہی دنوں اس کے اقرباء میں سے خواجہ اسماعیل ایک صوفی بزرگ جالندھر میں مسند ارشاد پر متمکن تھے، بہت سارے لوگوں نے اس کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل کیا، بایزید نے بھی اس کے عقیدت مندوں اور حلقہ مریدین میں داخل ہونیکا ارادہ کیا مگر اس کا باپ عبداللہ مانع ہوا اور کہنے لگا:

"میرے لئے یہ بات باعث ننگ و عار ہے کہ تم اپنے ہی عزیزوں میں سے ایک حقیر شخص کے ہاتھ پر بیعت کرو، بہتر ہے کہ ملتان جا کر شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کی اولاد میں کسی کو اپنا ہادی بناؤ" بایزید نے جواب دیا "بزرگی وراثت سے نہیں ملتی۔"[1]

اس گفتگو کے بعد بایزید نے خواجہ اسماعیل کی بیعت کا ارادہ ترک کر دیا اور کسی کا بھی مرید نہ ہوا لیکن خواجہ اسماعیل کے مریدین کی طرح سوکھی روٹی اور کم کھانا شروع کر دیا اور اسی اثنا میں اسے غیب سے آوازیں سنائی دینے لگیں اور خواب نظر آنے لگے، ایک خواب میں اس نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان سے آب حیات لے کر پیا اس واقعہ کی یاد اس کے مریدین روزہ رکھ کر مناتے ہیں۔ چالیس سال کی عمر میں ہندوستان کی جانب عازم سفر ہوا اور مقام کالنجر پہنچ کر ملا سلیمان کالنجری کی صحبت میں رہنے لگا۔ ملا سلیمان کالنجری عقیدہ تناسخ کا قائل تھا، بایزید اس کی صحبت سے عقیدہ تناسخ کا قائل ہو کر دولت ایمان سے محروم ہو گیا، مقام کالنجر سے واپس لوٹ کر کانی گرام پہنچا اور اپنے نئے دین کی طرف لوگوں کو دعوت دینے لگا۔ سب سے پہلے اس نے لوگوں کو اپنی اطاعت کی طرف بلایا اور اپنی اطاعت کو خدا اور رسول کی اطاعت کے مترادف اور خدا کی معرفت کا ذریعہ بتایا اور اپنے خود شناس و پیر کامل ہونے کی گواہی مسجع عربی عبارات اور جھوٹے الہام و خوابوں کے ذریعے دی۔ چنانچہ بایزید کا عربی الہام نقل کرتے ہوئے۔

کیخسرو اسفندیار لکھتا ہے:

[1] کیخسرو اسفندیار "دبستان مذاہب" ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲، کلب روڈ لاہور ۲۰۰۲ء، ص: ۳۱۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

''انا اقرب الی الانسان من جید الانسان لیس الفرق بینی وبین الانسان وانی واحد مع الانسان لکن لا یعلم الانسان ولم یجد الانسان معرفتی لابکثرۃ القرآۃ ولالسیرالاقدام ولکن یوجد معرفتی بذکر الدوام وبطاعۃ کامل الانسان''.[1]

اس الہام میں بایزید نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ کی معرفت کثرت قرآت اور نہ زیادہ قدم اس کے راستے میں چلنے سے حاصل ہوگی بلکہ معرفت خداوند دائمی ذکر اور انسان کامل کی اطاعت سے حاصل ہوگی۔اس معرفت کے بغیر اطاعت، عبادات، خیرات اور عمل صالح خدا کی نظروں میں غیر مقبول ہیں اور یہ معرفت پیر کامل کے توسط سے ہی ہوسکتی ہے اور ہر انسان پر اس پیر کامل کی تلاش اور اطاعت فرض ہے اور اس پیر کامل کی اطاعت حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور اس(بایزید) کے پیر کامل ہونے کی خبر اسے خوابوں اور الہاموں کے ذریعے دی گئی ہے، اس طرح بایزید نے اپنے مریدین پر حجرہ نشینی سال بھر میں ایک بار چلہ کشی، ذکر، خفی مراقبہ اور اس طرح کی دوسری ریاضتوں کو لازم قرار دے رکھا تھا اس طرح اس نے خود کو عوام کے سامنے پیر کامل کی حیثیت میں پیش کیا۔

اس کے علاوہ بایزید نے عوام کے سامنے اپنے بعض متصوفانہ اقوال بھی پیش کئے جن کی وجہ سے سادہ لوح عوام اس کو عارف باللہ تصور کرنے لگے اور اس طرح اس کی دعوت پر لبیک کہہ کر دولت ایمان سے تہی دست ہوگئے۔ کیخسرو اسفندیار لکھتا ہے:''حق تعالیٰ کو جاننا اور تسبیح کی آواز سن لینا اور اس کو سمجھنا قربت کا فعل ہے ترک وجود اختیار کرنا اور ہر کام پروردگار کی ہستی کیلئے کرنا اور فضولیات سے پرہیز کرنا اور سمجھ کو وصال کیلئے رہبر بنالینا وصلت کا فعل ہے خود کو حق مطلق میں فنا کردینا اور باقی مطلق ہوجانا اور احد کے ساتھ موحد ہونا اور برائی سے پرہیز کرنا توحید کا فعل ہے خود ہی مسکن اور ساکن ہونا اور حق مطلق کی صنعت اپنالینا اور اپنی صنعت سے احتراز کرنا سکونت کا فعل ہے اور سکونت سے بالاتر کوئی مقام نہیں۔''[2]

اس متصوفانہ بیان میں قربت، وصلت، وحدت اور سکونت جیسی اصطلاحات بایزید کی وضع کردہ ہیں جن کا اسلام کیساتھ کوئی تعلق نہیں یہ تمام صفات بایزید کیساتھ خاص ہیں۔ جو اس نے اپنے نئے دین اور نئی شرع میں اپنے مریدین وپیرو کیلئے وضع کیں اور لوگوں کو پیر کامل کی اطاعت میں ان کے حصول کی دعوت دی اور لوگوں کو بتایا۔ مجھے غیب سے ندا ہوئی ہے کہ تمہیں سب لوگ ''روشن پیر'' کے نام سے پکارا کریں چنانچہ بایزید کے مریدین نے اس کی تعلیمات کو ''تحریک روشنائیہ'' کے نام سے متعارف کرایا۔

پاکستان کے جھوٹے شاتمین اور ان کا انجام

انیسویں صدی عیسوی میں سرزمین ہندوستان پر مغربی و مشرقی تہذیبوں، جدید و قدیم نظام تعلیم و نظام فکر اور اسلام و مسیحیت میں معرکۃ کارزار گرم تھا اور دونوں طاقتیں ایک دوسرے کیساتھ نبرد آزما تھیں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی کوشش ناکام ہوچکی تھی، ہندوستان کے مسلمانوں کے دل شکست کے صدمہ سے زخمی اور انکا دماغ ناکامی کی چوٹ سے مفلوج ہورہا تھا۔ مسلمان سیاسی و تہذیبی غلامی کے خطرہ سے دوچار تھے۔ ایک طرف نوخیز فاتح انگریزی سلطنت نے نئی تہذیب و ثقافت کی توسیع واشاعت کا کام شروع کردیا تھا۔ دوسری طرف ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے عیسائی پادری مسیحیت کی دعوت و تبلیغ میں خاص سرگرمی دکھارہے تھے۔

---

[1] کیخسرو، اسفندیار، ''دبستان مذاہب'' ص:۳۱۶

[2] قاسم محمود، سید، ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا'' الفیصل ناشران وتاجران اردو بازار لاہور، اکتوبر ۲۰۰۸ء ص:۳۴۲

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

پنجاب کی مذہبی وسیاسی صورتحال

مسلمانوں کی نئی نسل جس پر اسلامی تعلیمات نے پورے طور پر اثر نہیں کیا تھا، اس دعوت و تبلیغ کا خاص ہدف تھے۔ پنجاب ذہنی انتشار و بے چینی ضعیف الاعتقادی اور دینی ناواقفیت کا خاص مرکز تھا۔ کیونکہ ہندوستان اسی برس تک مسلسل سکھ حکومت کے مصائب برداشت کر چکا تھا اس عرصہ میں پنجاب کے مسلمانوں کے عقائد میں تزلزل اور دینی حمیت میں کافی ضعف آچکا تھا، اسلامی زندگی اور معاشرے کی بنیادیں متزلزل ہو چکی تھیں۔ صحیح اسلامی تعلیم عرصہ سے مفقود تھی، اس صورت حال نے پنجاب کو ذہنی بغاوت اور ایک ایسی جدت پسند تحریک و دعوت کے کامیاب ہونے کے لیے موزوں ترین میدان بنا دیا تھا جس کی بنیاد تاویلات والہامات پر ہو، اسی دوران انگریز ہندوستان پر مکمل قابض ہو چکا تھا، اس نے مسلمانوں کی فوجی اور سیاسی قوت کو ختم کر دیا تھا اور اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے سر توڑ کوششیں کی جارہی تھیں۔

جعلی نبوت کی بھیانک سازش

انگریزی حکومت مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور جوش مذہبی سے ہر وقت پریشان و ہراساں رہتی تھی، چنانچہ اس ملحدانہ دور میں اسلام پر ضربِ کاری لگانے کیلئے ایک جعلی نبوت کی بھیانک سازش تیار کی گئی اور اشارہ فرنگی پر ایک ضمیر فروش اور ایمان فروش مرزا غلام احمد بن غلام مرتضی نے ۱۹۰۱ء میں دعوی نبوت کر دیا۔ حکومت برطانیہ نے مرزا صاحب کی اس تحریک کا خیر مقدم کیا اور آخر وقت تک مرزا صاحب کی سرپرستی کرتی رہی، کیونکہ مرزا صاحب نے حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری اور اخلاص کو اپنے بنیادی عقائد اور مقاصد میں شامل کیا تھا۔ اسی اخلاص اور وفاداری کے باعث مرزا صاحب نے اپنے ماننے والوں کو "صحابہ" اپنی بیویوں کو "امہات المومنین" اپنے گھر والوں کو "اہل بیت" اپنے بیٹے کو "قمر الانبیاء" اور قادیان آنے کو ظلی "حج" قرار دیا، قرآن پاک میں تحریفات کیں۔ احادیث رسول ﷺ کو بگاڑا، اقوال صحابہ وبزرگان دین کو مسخ کیا، جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی اطاعت کو لازمی قرار دیا۔

مرزا کی حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں گستاخی

مرزا صاحب نے صرف مہدی ہونیکا دعوی نہیں کیا بلکہ حکومت برطانیہ کو خوش کرنے اور اپنی وفاداریاں جتانے کیلئے حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام پر خونیں ہونیکا الزام لگایا۔ خود مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں :

"ہم کسی ایسے مسیح اور مہدی کے قائل نہیں جو تلوار کے ذریعہ سے دین کی ترقی چاہے۔ یہ اس زمانے کے بعض کوتاہ اندیش مسلمانوں کی غلطیاں ہیں جو کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کے منتظر ہیں۔ چاہیے کہ گورنمنٹ ہماری کتابوں کو دیکھے کہ کس قدر ہم اس اعتقاد کے دشمن ہیں اور کس قدر عام مولوی اس وجہ سے میرے دشمن ہوگئے ہیں کہ میں نے انکے خونی مہدی اور خونی مسیح سے انکار کر دیا"۔[1]

مرزا قادیانی ملعون کا دعوی نبوت ورسالت

[1] محمد رفیق، "رئیس قادیان "ص:۵۱۰

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

۱۹۰۰ء میں مولوی عبد الکریم نے جو جمعہ کے خطیب تھے ایک خطبہ جمعہ میں مرزا صاحب کیلئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کیے اور مرزا صاحب سے کہنے لگے۔ میں آپ کو نبی اور رسول مانتا ہوں اگر میں غلط ہوں تو میری رہنمائی فرمائیں مرزا صاحب نے فرمایا:

"مولوی صاحب ہمارا بھی یہی مذہب اور دعویٰ ہے جو آپ نے بیان کیا" یہ سن کر مولوی محمد احسن صاحب مولوی عبد الکریم صاحب سے لڑنے لگے جب آواز بلند ہوئی تو مرزا صاحب مکان سے باہر نکلے اور یہ آیت پڑھی "یا یہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی"۔[1]

اس طرح مولوی عبد الکریم کے خطبہ جمعہ سے ایک نئے دور کا افتتاح ہو گیا اور مرزا صاحب کو معلوم ہو گیا کہ لوگ اسقدر راسخ الایمان ہو چکے ہیں کہ وہ انکے ہر دعوی کو قبول کر سکتے ہیں۔ اسکے بعد مرزا صاحب نے خود کو برملا نبی کہنا شروع کر دیا اور اپنی تصنیفات میں اسکو بصراحت لکھنا شروع کر دیا تھا چنانچہ ۱۹۰۱ء میں منصب نبوت کے اعلانات اور تصریحات سے بھرا ہوا مجموعہ "اربعین " شائع کیا اس کے بعد ۱۹۰۲ء میں ایک رسالہ "تحفۃ الندوۃ" لکھا جس میں خود کو ظلی اور بروزی طور پر نبی ثابت کیا گیا اور اپنی اطاعت کو کامیابی اور عدم اطاعت میں سزا کا مستحق قرار دیا گیا، چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب اربعین میں صاف طور پر خود کو صاحب شریعت مستقل نبی تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی"۔[2]

اس طرح مرزا قادیانی نے صاحب الشریعت نبی ہونے کی ایک تعریف بیان کی اور پھر خود اس تعریف کو اپنے اوپر فٹ کر کے صاحب الشریعت نبی ہونیکا دعوی کر دیا اور بعض اہم قطعی و متواتر احکام شریعت کو منسوخ و کالعدم قرار دینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو صاحب الشریعت اور صاحب امر و نہی نبی سمجھتا تھا جہاد جیسے منصوص قرآنی حکم کو جس پر امت کا تعامل اور تواتر ہے حرام اور ممنوع قرار دینا اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مرزا صاحب اپنے منکروں کو حسب حکم الٰہی اسلام سے خارج سمجھتے تھے اور اس کے بعد کی تمام تصنیفات ان تمام لوگوں کی تکفیر اور اہانت سے بھری ہوئی ہیں جو مرزا صاحب کو نبی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ خود مرزا صاحب رقمطراز ہیں:

"مجھے الہام ہوا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنیوالا جہنمی ہو گا"۔[3]

---

[1] محمد رفیق، "رئیس قادیاں " ص:۳۵۱

[2] ندوی، ابو الحسن، مولانا، "قادیانیت مطالعہ وجائزہ" مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی، ص:۷۵

[3] ندوی، "قادیانیت مطالعہ وجائزہ" ص:۸۲

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

اس طرح مرزا صاحب نے اپنی بیعت کو خدا اور رسول کی اطاعت اور عدم بیعت کو خدا اور رسول کی نافرمانی کرنیوالا جہنمی بتلایا ہے۔ گویا اب ماسوا بیعت مرزا صاحب کے اطاعت ورضا خدا اور رسول ممکن نہیں اس سے معلوم ہوا جن مردوزن نے کذاب پنجاب مرزا قادیانی کی بیعت نہیں کی وہ (معاذاللہ) سب جہنمی ہیں اور صرف ثانی مسیلمہ کذاب کی بیعت کرنیوالے کامیاب اور جنتی ہیں۔

چراغ الدین مرزائی کا دعوی نبوت ورسالت

چراغ الدین متوطن جموں نے اپنے مقتداو پیشوا کی موت کا بھی انتظار نہ کیا بلکہ نہایت بے صبری کیساتھ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں دعوی نبوت ورسالت کر دیا مرزا قادیانی کو جس وقت اپنے مرید کے دعوی نبوت ورسالت کا علم ہوا تو نہایت برہم ہوئے اس لئے کہ یہ جرم ایسا خفیف نہیں تھا کہ قابل عفوودر گزر سمجھا جاتا کیونکہ اس دعوی سے خود حضرت مسیح موعود کے کاروبار پر اثر پڑتا تھا اس وجہ سے مرزا قادیانی نے چراغ الدین کو جماعت سے نکال دیا اور اپنے اس باغی مرید کے متعلق اپنی کتاب دافع البلاء میں جو ۲۳/ اپریل ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی لکھتے ہیں:

"چراغ الدین کا جو مضمون رات کو پڑھا گیا وہ بڑا خطرناک زہریلا اور اسلام کے لیے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم اور اپنا کام یہ لکھا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرادے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کردے اور ابن مریم کا حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا چراغ الدین نے دعوی کیا ہے جائے غیرت ہے کہ ایک شخص میرا مرید کہلا کہ یہ ناپاک کلمات منہ پر لاوے "لعنۃ اللہ علی الکافرین" پھر باوجود ناتمام عقل اور ناتمام فہم اور ناتمام پاکیزگی کے یہ کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتکِ عزت ہے گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے میں تو جانتا ہوں کہ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خودستائی پر آمادہ کیا ہے پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک کہ مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعوی سے ہمیشہ کیلئے مستعفی نہ ہو جائے"۔[1]

اس عبارت میں مرزا صاحب نے چراغ الدین کے دعوی نبوت ورسالت کو اسلام کیلئے انتہائی خطرناک اور مضر قرار دیتے ہوئے اس کو نفس امارہ کی خودستائی قرار دیا ہے اور اسے جماعت سے ہی نکال دیا اور اپنے متبعین کو بھی اس سے احتراز کرنے کی تلقین کی، اگر مرزا قادیانی حقائق سے چشم پوشی نہ کرے تو جناب کو اپنا دعوی نبوت ظلی وبروزی بھی شیطانی اختراع اور نفس امارہ کی خودستائی نظر آئیگا کیونکہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت نہیں ہے اور اب جو کوئی بھی کسی قسم کی نبوت کا دعویدار ہو گا وہ بالاتفاق امت مسلمہ مرتد واجب القتل اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزائی ظہیر الدین اروپی کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی منشی ظہیر الدین اروپی نے دعوی نبوت کر دیا یہ شخص موضع اروپ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا تھا، یہ مرزا قادیانی کو ایک صاحب شریعت نبی تسلیم کرتا تھا اس کا عقیدہ تھا۔ قادیان کی مسجد ہی بیت اللہ ہے اور اسی کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنی چاہئے اور وہی خدا کے نبی کے جائے ولادت ہے اس نے اپنے جھوٹے نبی مسیلمہ پنجاب کی طرح اپنی جماعت ہی کے بعض سربر آوردہ افراد کی ہلاکت کی پیشین گوئیاں کیں تھیں جو پوری نہ ہوئی۔

---

[1] محمد رفیق، "آئمہ تلبیس" ص:۷۲۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

مرزائی احمد سعید سمبھڑیال کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی احمد سعید سمبھڑیال اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ضلع سیالکوٹ نے قدرت ثانیہ ہونیکا دعوی کر دیا اور اپنا لقب یوسف موعود رکھا اس نے اپنے تمام الہامات "پیراہن یوسفی" نامی ایک کتاب میں جمع کئے ہیں۔اس میں لکھتا ہے:

" میں ایک دفعہ نہایت غمزدہ رو رہا تھا کہ مریم علیھا السلام نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "بچہ رو نہ"۔[1]

احمد نور کابلی مرزائی کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی احمد نور کابلی خانہ بدوش افغانی نے دعوی رسالت کر دیا احمد نور کابلی قادیان کا سرمہ فروش تہجد گزار قرآن کی تلاوت کرنیوالا مرزا غلام احمد قادیانی کے حاشیہ نشینوں میں سے تھا اس کی ناک پر پھوڑا تھا جب کسی طرح اچھا نہ ہوا تو عمل جراحی سے اس کی ناک کاٹ دی گئی جب ناک کاٹ دی گئی تو درجہ نبوت پر فائز ہو گیا۔

مجھے نہ ماننا دین سے خارج ہونا ہے: اس نے ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں اس نے اپنے الہامات اور دعوی بیان کیے جسکا عنوان۔"لکل امۃ اجل" تھا جس میں لکھتا ہے:

"اے لوگوں میں اللہ کا رسول ہوں دین اسلام میری ہی متابعت میں دائر وسائر ہے مجھے نہ ماننا دین سے خارج ہونا ہے، میں روحانی سورج ہوں، رحمتہ اللعالمین ہوں میرا نام محمد رسول اللہ ہے میں سفید مینار سے نازل ہوا ہوں جملہ انبیاء کا مظہر ہوں قرآن کو ستاروں سے لایا ہوں میں شرعی رسول ہوں اب خدا نے قرآن مجید مجھ پر نازل کیا مجھے کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ احمد نور رسول اللہ" دیا گیا ہے، خدا نے بکثرت میرے ساتھ کلام کیا ہے میری وحی کی تعداد دس ہزار تک پہنچتی ہے جو رحمن کی طرف سے ہے اس پر ایمان واجب ہے میرا ساتھ جنت اور الگ رہنا دوزخ ہے میرے انکار پر مرنا لعنت ہے"۔[2]

اس مذکورہ اقتباس میں احمد نور کابلی نے خود کو امت مرزائیہ کیلئے ناسخ نبی قرار دیا ہے کہ اب سابقہ جھوٹے مدعیان نبوت پر ایمان لانا کام نہیں دیگا اور نہ ہی مرزا غلام قادیانی مسیح موعود پر ایمان لانا کام آیگا کیونکہ یہ تمام انبیاء کا ذبین گزر چکے ہیں۔اب دین اسلام میری ہی اتباع و پیروی میں دائر وسائر ہے۔خدا نے میرے ساتھ بکثرت کلام کیا ہے اور بکثرت مجھ پر وحی نازل کی ہے جس کی تعداد دس ہزار تک پہنچی ہے اس وحی پر ایمان لانا واجب ہے میری اتباع و پیروی موجب جنت اور عدم اتباع و پیروی موجب جہنم ہے اور میرے انکار پر مرنا موجب لعنت ہے۔

---

[1] محمد رفیق، "آئمہ تلبیس" ص:۷۲۷

[2] محمد عالم، آسی، "احتساب قادیانیت" ص:۵۵۳،۵۵۲

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

نبی بخش مرزائی کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی شخص نبی بخش نے دعوی نبوت کر دیا یہ شخص موضع معراجکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا رہائشی اور پرانا مرزائی تھا، اس نے ۱۹۱۱ء میں ایک اعلان شائع کیا جس میں اپنے نبی ہونے تاج نبوت ملنے اور خدائی مدد ملنے کو بیان کرتا ہے۔ اس کے اعلان کو بیان کرتے ہوئے۔ ابوالقاسم دلاوریؒ لکھتے ہیں: " اے ہر مذہب وملت کے دوستو! آپ پر واضح ہو اس عاجز پر ستائیس سال سے اللہ کی طرف سے الہام کا سلسلہ جاری ہے اس عرصہ میں اس عاجز کی بیشمار پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں مجھے ایک روشن نور اپنی طرف کھینچ کھینچ کر مقام محمود کی طرف لے جا رہا ہے، مجھے سلطان العارفین کا درجہ دیا گیا ہے مجھے چار سال سے تبلیغ کا حکم ہو رہا ہے میں نے عرض کیا الہی میں امی ہوں، حکم ہوا جس طرح محمد رسول اللہ تبلیغ کرتے تھے تو بھی تبلیغ کر، اس کے بعد یہ عاجز ان الفاظ کیساتھ مخاطب کیا گیا " یا ایھا الصدیق یوسف انی معک " ۔۔۔ میں تیری مدد کیلئے فرشتوں کی فوج تیار رکھوں گا، ہر وقت تجھے مدد دیتا رہوں گا، تیرے خاندان کے لوگ اس دعوی کو تسلیم نہیں کریں گے مگر کسی کی پروا نہ کرنا، بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو ابراہیمی نسل ہے تو خاندان نبوت سے ہے "۔[1]

اس مذکورہ اقتباس میں نبی بخش مرزائی خود کو نبی مرسل ہونے سلطان العارفین کا درجہ پانے، مقام محمود تک جانے اور اپنے اوپر ہونے والے ستائیس سالہ الہامات کا ذکر کیا ہے اور سلسلہ نبوت کے بدستور جاری رہنے اور اپنے ساتھ تائید ایزدی کے ثبوت کیلئے من گھڑت عربی الہام کو بیان کیا ہے اور خود کو نسل ابراہیمی اور خاندان نبوت سے بتایا ہے۔ نبی بخش مرزائی نے سابقہ جھوٹے مدعیان نبوت کے حالات کے تناظر میں خود ہی اپنے الہام میں واضح کر دیا میرے خاندان والے میری مخالفت کریں گے جس طرح مرزا قادیانی کے رشتہ دار (محمدی بیگم کے گھر والے) مرزا صاحب کو کذاب اور دجال سمجھتے تھے تاکہ اپنوں اور غیروں کے طعنوں سے کسی حد تک بچا جا سکے اور زیادہ سے زیادہ سادہ لوح عوام کو اپنے دام تزویر میں پھانسا جا سکے۔

عبداللہ پٹواری مرزائی کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی شخص عبداللہ پٹواری موضع چیچہ وطنی ضلع منٹگمری نے دعوی نبوت کیساتھ متعدد دعوے کئے ہیں۔ اس نے اپنا لقب رجل یسعی احمد رسول رکھا ہوا تھا قادیان کے چشمہ الحاد سے دجالیت کا فیض پانے کے بعد کفریات وشطحیات بکنے میں اپنے پیرومرشد مرزا غلام قادیانی کا ہمسر تھا۔ عبداللہ پٹواری کبھی نوح، لوط، اسحق، ہارون، الیاس، لقمان، سلمان، عمران، یحیٰی، موسیٰ محمد ابن عربی ہونے کا مدعی ہوتا اور کبھی جان پنجم، فرعون ہابیل ہارون الرشید امام، بخاری امام آخر الزماں، شاہ شمس تبریز نعمت ولی حافظ شیرازی اور کبھی بہادر شاہ کرشن گوبند سنگھ بدھ ساکی ہونیکا دعوی کرتا اور آخر میں مسیح ابن مریم بن بیٹھا یہ عقیدہ تناسخ کا بھی قائل تھا اپنی کتاب ہدایت اللعالمین میں لکھتا ہے۔

---

[1] محمد رفیق، "آئمہ تلبیس" ص:۲۹، ۷۲۸ ۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

"الرسول یدعوکم اور اطیعوا الرسول" میں میری طرف اشارہ ہے میں نے خواب میں اپنی والدہ مرحومہ کو دیکھا اور کہا کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنا کر بھیجا ہے۔ یہ سن کر والدہ حیران رہ گئیں اور کہنے لگیں کہ بیٹا کل تو یہ کہتا تھا کہ مسیح آئیگا اور آج خود مسیح بن بیٹھا ہے جب بیدار ہوا تو یقین ہو گیا کہ کسی بدروح نے مجھ سے مسیح ہونے کا دعوی کرایا تھا اسی طرح یہی خبیث روح مرزا غلام احمد قادیانی پر ڈالی گئی تھی اور وہ خود مسیح بن بیٹھا تھا حالانکہ خود لکھ چکا تھا کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا"۔[1]

اس مذکورہ اقتباس سے معلوم ہوا عبداللہ پٹواری اور مسیلمہ پنجاب سمیت تمام جھوٹے مدعیان نبوت ورسالت اور ھوی نفس کے پجاریوں کو ہونے والے تمام الہامات ابلیسی روح کی جانب سے ہیں اور مذکورہ اقتباس سے مرزا قادیانی کے دعوی " مسیح ابن مریم " کی قلعی کھل جاتی ہے کہ جناب اپنے دعوی مسیح ابن مریم میں جھوٹے ہیں۔

فضل احمد ابن غلام محمد چنگا بنگیال کا دعوی نبوت

ایک اور مرزائی شخص فضل احمد ابن غلام محمد چنگا بنگیال موضع گجر خان نے دعوی نبوت کر دیا اس نے دعوی کیا۔ میں مرزا صاحب کا ظہور ہوں مرزا قادیانی کی اصل عمر پچانوے سال تھی وہ اڑسٹھ سال عمر پا کر مر گئے تو بقیہ عمر مجھے دے گئے، خدا تعالیٰ نے ۱۸۸۸ء میں ایک الہام میں میری زندگی کی حدیوں بیان کی ہے۔

" ثمانین حولا اور قریبا مین ذلک ماھو المیزان ھو فوق سبعین حولا تیری عمر ستر سال ہے اور مانگی تو کہا فراخ ہے فراخی کیساتھ عمر کا طول مانگا تا کہ کام مفوضہ انجام دے سکوں فرمایا زندگی آگے ملتی ہے یہاں انڈہ ہے یعنی انسان انڈے کی مانند ہے ان اللہ جعل الصورۃ فی الشقین آدھی زندگی آسمان پر اور آدھی زندگی زمین پر ہے۔ میں اقوام عالم کیلئے خدا کے ارادوں کا الارم ہوں میں القائم بامر اللہ ہوں میں ہی نجم النساء ہوں میری بیعت کرو جو میری راہ نہیں چلے گا وہ ٹوٹ جائیگا"۔[2]

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی اصل عمر پچانوے سال تھی لیکن جناب کو اڑسٹھ سال ملی امت مرزائیہ کس قدر نالائق اور احمق ہے جس امت کا ظلی اور بروزی نبی مرزا قادیانی اپنی عمر پوری نہ گزار سکا، وہ انہیں جہنم سے کیسے بچائے گا اور جنت میں کیسے لے کر جائیگا؟ مرزا قادیانی کی بقیہ عمر مرزا صاحب کے تابعدار نبی فضل احمد کو تفویض کر دی گئی، امت مرزائیہ میں یہ پہلا مدعی نبوت ہے جسکو مرزا قادیانی کی بقیہ عمر تفویض کیے جانے کا دعوی تھا۔ مرزا قادیانی کی ستائیس سال عمر پانے کے باوجود خدا سے فراخی عمر کی دعا کرتا ہے تا کہ کام مفوضہ یعنی عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ اپنے دام تزویز میں پھانسنے کیساتھ مال وزر کے ڈھیر جمع کرنے کا کام انجام دے سکوں۔ خود کو قائم بامر اللہ نجم النساء اور خدا کے ارادوں کا الارم جیسے عنوانات سے موسوم کرتا رہا اور اسطرح شب وروز نئے نئے دعوؤں سے عوام الناس کو اپنے دام تزویز میں پھانسنے کی سعی کرتا رہا۔

حضور ﷺ کی محنت کا ثمرہ جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم

---

[1] محمد عالم، آسی، "احتساب قادیانیت" ص:۵۷۱

[2] محمد عالم، آسی، "احتساب قادیانیت" ص:۵۳۶

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

حضور ﷺ کی ساری زندگی کا ثمرہ و محنت یہی جماعت صحابہ کرام تھی اور انہی کی قربانیوں کی بدولت آج ہم مسلمان ہیں اگر اصحاب محمد ﷺ کے کردار کو مجروح قرار دیدیا جائے تو دین متین کی ساری عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے اور بعثت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا مقصد عظیم فوت ہو کر رہ جاتا ہے، اور زمین فساد فی الارض کا عملی نقشہ پیش کرتی ہے۔ قرآن مجید میں جابجا اللہ رب العزت اصحاب پیغمبر ﷺ کے ایمان اور اطاعت و فرمانبرداری کی گواہی دیتے ہوئے اولٰئِک ھم الصادقون ،اولٰئک ھم المومنون حقا اور اولٰئک حزب اللہ جیسے عظیم الشان القابات ۔و امتیازات سے نوازتا ہے۔ اسکا واضح مطلب یہ ہے کہ تمام اصحاب محمد ﷺ ایمان کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے ان میں کسی طرح کی کوئی کھوٹ نہیں تھی وہ مخلص وفادار جانثار اور ایمان میں پختہ تھے اسی لئے اللہ نے انہیں اپنی جماعت اور گروہ بتایا ہے اسی طرح سینکڑوں آیات و احادیث اور تاریخی واقعات اصحاب محمد ﷺ کے ایماندار وفادار اور مخلص جانثار ہونے کی گواہی فراہم کرتے ہیں۔ محبوب عالم اپنے چار پیروکاروں سردار ولی، ولی غلام، بھاگ تولہ اور صابرہ کو اصلی تابعدار بتاتے ہوئے انکا موازنہ اس جماعت قدسیہ سے کرتا ہے۔ جس نے عرب کے مال وزر کو پاؤں کی ٹھوکر سے اڑادیا قیصر و کسری کی شان و شوکت کو تخت و تاراج بنا دیا انا ربکم الاعلی کی کوس بجانے والے بڑے بڑے سورماؤں کے غرور کو خاک میں ملا دیا جن کو رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا عظیم الشان میڈل ملا جو آپس میں نرم دل نرم خو اور دشمن کیلیے فولاد سے زیادہ سخت تھے جن کے دن میدان جہاد میں اور راتیں اللہ کے حضور مناجات میں گزرتی تھیں جن کے قلوب تقوی کی آماجگاہ تھے جن کے بول قرآن کی آیتیں بنتی تھیں، جن کی مدد کیلیے اللہ جبرائیل کو بھجتے تھے اور دوسری طرف عقل و خرد سے تہی دست و تہی دامن شرم وحیا سے عاری مال وزر کے پجاری ھوی نفس کے غلام جھوٹ کے رسیا، زنا کے دلدادہ، شیطان کے آلہ کار، اور ایجنٹ تابعدار ہوں اور محمد ﷺ کے اصحاب تابعدار اور وفادر نہ ہوں؟ ایسا ہرگز نہیں ہے محبوب عالم نے حصول مال وزر و شہرت اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کیلئے اسطرح کے عقائد وضع کئے ہیں۔ موصوف اپنے نہ ماننے والوں کو یزید یئے اور اپنے ماننے والوں کو ھوی نفس کی عام اجازت دیتا ہے، کہ جرأزنانہ کرو بلکہ خرچہ وغیرہ دے کر جب چاہو جتنا چاہو فائدہ حاصل کرسکتے ہو میری اطاعت و پیروی میں جنت اور میری پیروی سے اعراض کرنے میں عذاب ہوگا۔ اسطرح محبوب عالم تلبیس اور دجل سے کام لیکر سادہ لوح عوام کی متاع زیست یعنی متاع ایمان کو لوٹتا رہا اور اپنے ماننے والوں کو ھوی نفس کی اتباع کا درس دیتا رہا اور سابقہ جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح عقیدہ تناسخ کے بل بوتے پر کرشن، محمد، موسی، رام چندر ہونیکا مدعی ہوا۔

یوسف علی کی نبی کریم ﷺ پر کذب بیانی اور دعوی نبوت

یوسف علی اپنی جھوٹی نبوت کے دعوی کیلئے صرف امام وقت کی ٹرم استعمال نہیں کرتا بلکہ مرد کامل سے بھی اس کی مراد دعوی نبوت ورسالت ہوتا ہے، چنانچہ یوسف علی اپنی ڈائری میں رسول یا مرد کامل کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"محمد ہمیشہ جسمانی طور پر موجود رہے ہیں اپنے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد وہ واپس محمد مصطفی کے حقیقی جسم میں چلے گئے اس طرح نور اپنے اصل کی طرف گیا اس کے فورا بعد وراء الورا محمد کا جسمانی نور سب سے چیدہ شخص پر نازل ہوتا ہے جو اپنے وقت کا نبیؑ یا رسولؑ یا مرد کاملؑ ہوتا ہے۔ یوں محمد کی آئندہ شکل سابقہ شکل سے ظاہری اور حقیقی طور پر مماثل بلکہ شاندار ہوتی ہے اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمدؑ جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں ان کی پہلی شکل آدمؑ تھے موجودہ شکل محمدؑ یوسف علی ہے"۔[1]

[1] ارشد، قریشی، "فتنہ یوسف کذاب" المعارف گنج بخش روڈ لاہور، دسمبر ۱۹۹۷ء، ج:۱، ص:۱۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

توہین شعائر اللہ وروضئہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یہ بدبخت مسیلمہ پنجاب کے نقش قدم پر چل کر بیت اللہ وروضہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توہین کا ارتکاب بھی کرتا ہے اور سفر حج بیت اللہ وعمرہ پر جانے والوں کو یہی پاکستان میں اپنی قیام گاہ پر سعادت حج بیت اللہ وعمرہ حاصل کرنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ چنانچہ یوسف علی کا مرید خاص بیان کرتا ہے:" جب میں حج پر جانے لگا تو یوسف علی نے مجھے بلا کر کہا کہ لوگ حج پر ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں ہمیں نہیں دیتے جبکہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں تو خالی عمارتیں ہیں اس کے طواف کرنے کا کیا فائدہ جبکہ حقیقت تو ہم یہاں موجود ہیں"۔ [1]

گوہر شاہی کی اللہ جل جلالہ اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی

نام نہاد مہدی وقت ریاض احمد گوہر شاہی مال وزر کی ہوس اور جاہ وحشمت کی لالچ میں اسقدر اندھا ہوا کہ اپنے باطل مقاصد کی تکمیل کیلئے ہر اوچھا ہتھکنڈہ استعمال کیا حتی کہ اگر نبوت وخاندان نبوت کی شان میں نازیبا الفاظ اور ان کی توہین وتنقیص بھی کرنا پڑی تو یہ بدفطرت اور بدمذہب کذاب وہ بھی کر گیا۔ ایک جگہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بٹیرا اور اللہ تعالی کو بٹیر باز سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

"حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جب لہولہان کیا گیا تو وہ انہیں دیکھ رہا تھا پھر سرکار نے مثال دیتے ہوئے فرمایا" جس طرح لوگ بٹیروں کو آپس میں لڑواتے ہیں لیکن مالک دیکھتا ہے بٹیرا اب زخمی ہونے لگا ہے تو اسے الگ کر لیتا ہے اس کی مرہم پٹی کرتا ہے اسے اچھا کھلاتا ہے بلکہ جاگ کر اس کی حفاظت بھی کرتا ہے کہ کہیں بلّی نہ کھا جائے اب اگر اسے اپنے بٹیرے سے اتنی محبت ہے تو اسے لڑواتا کیوں ہے؟"۔ [2]

اس مذکورہ اقتباس میں گوہر شاہی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور خالق لم یزل کی شان والا صفات میں گستاخی اور سوء ادبی کا مرتکب ہو رہا ہے اور اسقدر غلط مثال دے کر اپنے خبث باطن کے اظہار کے ساتھ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مقام ومرتبہ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعوت وتبلیغ کا استہزاء ومذاق اڑا رہا ہے جو امام مہدی سے تو کجا کسی گنہگار سے گنہگار مسلمان سے بھی اس کی توقع نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ مہدی ہونے کا دعویدار اسقدر ذلیل اور قبیح حرکت کرے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جناب گوہر شاہی کو خدا، پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اسلام سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے اور موصوف اسلام ومسلمانیت کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے اور یہود ونصاری کو خوش کرنے کے ایجنڈے پر گامزن ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے برابر مقام

---

[1] ارشد، قریشی، "فتنہ یوسف کذاب" ج:۱، ص:۱۸۶

[2] ابن لعل دین، "گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں" ص ۱۶۸

گوہر شاہی صرف منصب مہدویت ومسیحیت پر ہی قائم نہیں رہابلکہ مال وزر اور حب جاہ کی حرص میں مزید آگے بڑھااور منصب نبوت پر بھی ڈاکہ ڈالنے کی مذموم اور قبیح جسارت کرڈالی اس طرح گوہر شاہی نے قادیانی ازم کو جاری رکھتے ہوئے نبوت کا دعوی بھی کر دیاچنانچہ سالنامہ گوہر ۹۷،۹۶ دورہ امریکہ کی روداد میں لکھتاہے:"جب ذکر سے گرمی محسوس ہوتو محمد رسول اللہ یاعیسی روح اللہ پڑھ لینایاہمارا تصور کرلینا"۔[1]

اس مذکورہ اقتباس میں گوہر شاہی خود کو رسول اللہ ﷺ کے برابر قرار دے رہاہے۔جب تمہیں ذکر" اللہ ھو" سے گرمی محسوس ہوتو اس کے تدارک کیلئے محمد رسول اللہ یاعیسی روح اللہ یاپھر میرا (گوہر شاہی) کاتصور کرلیناکافی ہو گاکیونکہ عیسائی محمد رسول اللہ نہیں کہے گااور مسلمان عیسی روح اللہ نہیں پکارے گااور بعض افراد ایسے بھی ہیں جوکسی کو نبی نہیں مانتے ان کیلئے گوہر شاہی کاتصور فائدہ مند ہوگااس طرح گوہر شاہی واضح الفاظ میں اپنی نئی اور جدید شرع کی نشاندہی کیساتھ خود کو مستقل نبی کے طور پر پیش کررہاہے جس کی شرع شریعت محمدیہ ﷺ کے بالکل متضادو مخالف ہے۔

گستاخِ رسول ﷺ،راجپال

۱۹۲۳میں لاہور کے ایک پبلشر راجپال نے پروفیسر چمپاپتی کی کتاب شائع کی جس میں حضور ﷺ پر ناروا حملے کیے گئے تھے،اس کتاب کے چھپتے ہی مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی،چنانچہ اس کتاب کے پبلشر راجپال پر فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ چلا،ماتحت عدالت نے مقدمہ کی سماعت کے بعد ملزم کو دوسال قید سخت اور ایک ہزار جرمانہ کی سزاسنائی لیکن عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سر شادی لعل نے (جو مسلمانوں کے خلاف اپنے روایتی تعصب کے لیے بہت مشہور تھا)راجپال کو بری کر دیا۔غازی علم دین نے ایک تیز چھرا ہاتھ میں لیا،تقریباً ایک بجے کے بعد راجپال کی دکان واقع ہسپتال روڈ نزد مزار قطب الدین ایبک لاہور پہنچے، اتفاق سے وہ موذی اس وقت دکان میں لیٹا ہوا تھا،انہوں نے اسے للکارا اور کہااپنے جرم کی معافی مانگو،دل آزار کتاب کو فوراً تلف کرنے کاوعدہ کرو اور آئندہ ایسی کمینہ حرکتیں کرنے سے توبہ کرو،ورنہ مقابلے کے لیے تیار ہو جاؤ،راجپال نے غازی علم دین کے اس انتباہ کو محض گیدڑ بھبکی سمجھا اور یہ خیال کیا کہ یہ از خود واپس چلا جائے گا، اس لیے وہ خاموش بیٹھارہا،اس پر غازی علم دین نے بھرپور وار کیا کہ وہ بغیر آواز نکالے جہنم رسید ہو گیا،اس وقت دکان پر راجپال کے دوملازم بھگت رام اور کیدار ناتھ بھی موجود تھے،جو کتابوں کو ترتیب دے رہے تھے،انہوں نے غازی کا اعلان بھی سنا اور حملہ کرتے بھی دیکھا مگر ان پر ایسی ہیبت طاری ہوگئی کہ وہ بت بن کر کھڑے رہے لیکن اپنے آقا کو بچانے کے لیے چند قدم بھی آگے نہ بڑھ سکے۔[2]

شاتم رسول ﷺ،ڈاکٹر رام گوپال

غازی مرید حسین نے ۱۹۳۶میں چکوال میں ایک روزنامہ زمیندار میں "پلول کا گدھا" کے عنوان سے ایک المناک خبر پڑھی،آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے،یہ خبر پڑھتے ہی تن بدن میں آگ لگ گئی اور کیوں نہ لگتی کوئی بھی مسلمان ایسی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا تھا،شفاخانہ حیوانات پلول ضلع گوڑ گانوں کے انچارج

---

[1] ابن لعل دین،"گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں" ص:۳۲۷

[2] جانباز،محمد علی،"توہین رسالت کی شرعی سزا"،مکتبہ رحمانیہ۔سیالکوٹ،ص:۲۴۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

ڈاکٹر رام گوپال لعین نے محسن انسانیت کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے اپنے ایک گدھے کا نام محبوب کبریا کے نام نامی اسم گرامی پر رکھا۔ رام گوپال ہٹا کٹا اور قد آور تھا، مگر مرید حسین نحیف و نزار، دبلے پتلے لیکن عشق رسول ﷺ اور جزبہ ایمانی سے سرشار تھے، آپ نے پوری قوت ایمانی سے رام گوپال کو للکارا، ہسپتال کا عملہ اور اس کے بیوی بچے بھی اس کو بچانے کی کوشش کرنے لگے، لیکن آپ نے جان ہتھیلی پر رکھ کے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا او موذی اٹھ "آج محمد کا پروانہ آگیا ای"، یہ کہتے ہوئے ایک چھوٹے سے خنجر سے گستاخ رسول کو واصل جہنم کر دیا اور ۱۸، اگست ۱۹۳۶ کو آپ مسلمانانِ عالم کی نظر میں مرید حسین سے غازی مرید حسین بن گئے"۔[1]

چرن داس:

ضلع چکوال کی سرزمین اس لحاظ سے بڑی خوش قسمت ہے کہ اس نے دو عظیم جانثاران رسول ﷺ پیدا کیے، پہلا عاشق رسول ﷺ مرید حسین شہید ہے اور دوسرا فدائی میاں محمد شہید ہے، جس نے چرن داس نامی ایک مردود ڈوگرے سپاہی کو نبی ﷺ کی اہانت کرنے پر کیفر کردار تک پہنچایا۔[2]

عیسائی پادری سیموئیل:

سال ۱۹۶۱ میں ایک عیسائی مبلغ پادری سیموئیل نے مغلپورہ ورکشاپ میں آنحضور ﷺ کی شان میں کچھ نازیبا الفاظ استعمال کیے، زاہد حسین اور اس کے ساتھیوں نے سیموئیل کو سختی سے منع کیا کہ وہ اپنی ہرزہ سرائی بند کرے، لیکن وہ شیطان اپنی شرارت سے باز نہ آیا جس پر زاہد حسین نے مشتعل ہو کر اس گستاخ کا سر پھاڑ دیا، جس کے نتیجہ میں وہ بدبخت ہلاک ہو گیا۔[3]

عبدالستار عرف ستاری گوپانگ:

۱۳ مارچ ۲۰۰۶ کو شام جتوئی کے علاقے چوک پرمٹ میں ضلع کونسل کے ٹھیکیدار ٹال ٹیکس عبدالستار عرف ستاری گوپانگ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں ایسے ناپاک الفاظ ادا کیے جو موقع پر موجود لوگوں کے لیے ناقابل برداشت ہو گئے، ستاری گوپانگ ۱۳ مارچ کو پولیس کی حراست میں چلا گیا۔ اسے کڑی نگرانی کے ساتھ عدالت میں پیش کیا جاتا تھا، اخباری اطلاعات کے مطابق ستاری گوپانگ کو جیسے ہی بخشی خانے سے کچہری لایا گیا، چاقوؤں سے مسلح دو نوجوانوں محمد عمران وحید اور اقبال احمد خاں نے اس پر حملہ کر دیا اور پلک جھپکنے کی مہلت میں اس پر کئی وار کر ڈالے۔ گرفتاری کے بعد عمران وحید اور اقبال احمد نے اپنے بیان میں کہا کہ انہوں نے گستاخ رسول ﷺ کو قتل کیا ہے، توہین رسالت کے مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانا ہمارا مشن تھا، جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی دی، ہمیں اپنے اس فعل پر کوئی پشیمانی نہیں ہے۔[4]

---

[1] محمد عبداللہ، "دشمنانِ رسول کے عبرتناک انجام"، مشتاق بک کارنر۔ لاہور، ص:۴۷۶

[2] محمد عبداللہ، "دشمنانِ رسول کے عبرتناک انجام"، ص:۴۸۶

[3] محمد عبداللہ، "دشمنانِ رسول کے عبرتناک انجام"، ص:۴۸۹

[4] محمد متین خالد، "شہیدان ناموس رسالت"، علم و عرفان پبلشرز۔ لاہور، ص:۲۳۶

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

جرمنی کے اخبار "ڈائیولٹ" کے ایڈیٹر ہنرک برورڈ کا انجام:

ستمبر ۲۰۰۵ میں ڈنمارک کے ایک اخبار میں نبی کریم ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کیے جن کو جرمنی کے ایک اخبار "ڈائیولٹ" نے بھی شائع کیا۔ ۲۰ مارچ ۲۰۰۶ کی صبح عامر چیمہ اخبار ڈائیولٹ کے دفتر جا پہنچے، انہوں نے پل بھر میں اپنا خنجر نکالا اور ایڈیٹر پر حملہ کر دیا، پہلا ہی وار ایڈیٹر کی گردن پر گہرا زخم کر چکا تھا، لوگوں نے عامر چیمہ کو قابو کر کے پولیس کے حوالے کر دیا، حملے کے بعد جرمن پولیس نے عامر کو گرفتار کر لیا انہوں نے اپنے ابتدائی بیان میں کہا: "میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اخبار ڈائیولٹ کے ایڈیٹر ہنرک برورڈ پر قاتلانہ حملہ کیا ہے، یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا ذمہ دار تھا اور اگر مجھے آئندہ بھی موقع ملا تو میں ایسے ہر شخص کو قتل کر ڈالوں گا"۔ عامر چیمہ پولیس کی حراست میں تھے کہ ایک دن خبر آئی کہ جرمن پولیس نے عامر چیمہ کو شہید کر دیا ہے اور یہ دعویٰ کیا کہ عامر نے زہر کھا کر خود کشی کی ہے، حالانکہ حراست میں عامر کے پاس زہر ہونے کا دعویٰ بذات خود اپنے جھوٹ ہونے کا اعلان کر رہا ہے، ۱۲ مئی ۲۰۰۶ کو عامر چیمہ شہید کا جسد خاکی پاکستان لایا گیا، جنازے میں لاتعداد لوگ شریک ہوئے۔[1]

سلمان تاثیر:

۴ جنوری ۲۰۱۱ کی سہ پہر تک کوئی نہ جانتا تھا کہ ممتاز حسین قادری کون ہے؟ لیکن وقت کا پہیہ اس تیزی سے گھوما کہ ملک ممتاز حسین قادری راتوں رات ہیرو بن گیا۔ ممتاز قادری پنجاب پولیس میں ملازم ہوئے تو ان کی ڈیوٹی گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے حفاظتی دستے میں لگا دی گئی، گورنر سلمان تاثیر نے توہین رسالت کی ملزمہ آسیہ کے لیے قانون کو کالا قانون کہا تو ممتاز قادری اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ تب ۴ جنوری ۲۰۱۱ کو ممتاز قادری نے سلمان تاثیر کو ۲۷ گولیاں ماریں اور وہ جانبر نہ ہو سکا، اس واقعہ کے بعد ممتاز حسین وہاں سے بھاگا نہیں بلکہ خود کو قانون کے حوالے کر دیا اور اقبال جرم کرتے ہوئے ہر قسم کی سزا کو قبول کرنے کا عہد کیا، ممتاز قادری نے عدالت کے روبرو اپنے اعترافی بیان میں کہا کہ اس نے سلمان تاثیر کو اس لیے قتل کیا کہ اس نے توہینِ رسالت کے قانون میں ترمیم کی حمایت کی تھی۔[2]

تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی ملعون نے جب خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں توہین کرنے کی ناپاک جسارت کی، اس کی دنیا میں سکونت نہ صرف مشکل ہوئی بلکہ جانثارانِ محمد ﷺ کے ہاتھوں ایسے ملعونین اپنے برے انجام کو بھی پہنچے، ناموس رسالت ﷺ ایسا اٹل اور حتمی قانون ہے جس میں کوئی بھی صاحب ایمان و اسلام سمجھوتہ کرنے کے لیے تیار نہیں، یہ مسئلہ تمام مسلمانوں کے خون سے اہم مسئلہ ہے، شاتمین رسول ﷺ کی دنیا بھی تنگ ہے اور آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

---

[1] الدراوی، شفیق الرحمان، "شاتم رسول کی شرعی سزا"، ص: ۲۳۰

[2] خالد محمود، قادری، "مسئلہ توہین رسالت اور ممتاز قادری شہید"، والضحیٰ پبلی کیشنز۔ لاہور، ص: ۱۷۹